اردو

# کمال الدین

## و تمام النعمۃ

للشیخ الجلیل الأقدم

الصدوق

أبی جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ القمی

المتوفی سنۃ ۳۸۱

ناشر

الکساء پبلیشرز

آر۔ ۱۵۱ سیکٹر ۵ بی ۲ نارتھ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم



نام کتاب: کمال الدین وتمام النعمہ
تالیف: شیخ الصدوق علیہ الرحمہ
تصیح وتحقیق: علی اکبر غفاری
ترجمہ: گروہ مترجمین
نظرثانی: سید عطا محمد عابدی
تزئین: سید فیضیاب علی رضوی
کمپوزنگ: شگفتہ کمپوزنگ اینڈ گرافک سینٹر
اشاعت اول: اگست 1999ء ربیع الثانی 1420ھ
اشاعت دوئم: جولائی 2002 ربیع الثانی 1423ھ
تعداد: ایک ہزار
قیمت: ۳۰۰ روپے

# الکساء پبلیشرز

آر ۱۵۹ سیکٹر ۵ بی ۲ نارتھ کراچی

کو نہ زمین و آسمان کو اور ہم فرشتوں سے بہتر کیوں نہ ہوتے؟ ہم نے اپنے پروردگار کی تسبیح و تقدیس و تہلیل میں ان پر سبقت حاصل کی ہے۔ اس لئے کہ سب سے پہلے خدا نے جو خلق فرمایا وہ ہماری روحیں تھیں اور اس نے اپنی توحید و تمجید کے ساتھ ہم کو گویا کیا۔ پھر فرشتوں کو پیدا کیا۔ جب انہوں نے ہماری روحوں کو ایک نور کے ساتھ دیکھا تو ہمارے امور کو بہت عظیم سمجھا۔ میں نے **سبحان اللہ** کہا تاکہ فرشتے سمجھیں کہ ہم مخلوق اور خدا کے بندے ہیں۔ اور خداوند عالم ہماری صفات سے بلند و پاک ہے۔ تو فرشتوں نے ہماری تسبیح سے تسبیح سیکھی اور خدا کو صفات سے پاک و منزہ سمجھا اور جب ہماری عظمت اور شان کو دیکھا تو ہم نے **لا الہ الا اللہ** کہا۔ تاکہ فرشتے سمجھیں کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور ہم خدا کے بندے ہیں اور ہم اس کی خدائی میں شریک نہیں ہیں۔ پس انہوں نے کہا **لا الہ الا اللہ** جب فرشتوں کو ہماری اور بزرگی کا احساس ہوا تو ہم نے **اللہ اکبر** کہا تاکہ وہ سمجھیں کہ خدا اس سے بھی بہت بڑا ہے جو تصور میں نہ آسکے اور تمام بڑائی اور طاقت و قدرت خدا ہی کے لئے مخصوص ہے۔ پھر جب انہوں نے مشاہدہ کیا کہ اللہ نے ہمیں عزت اور قوت عطا کی ہے تو ہم نے کہا **لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم** تاکہ فرشتے سمجھیں کہ نہیں ہے کوئی طاقت اور نہیں ہے کوئی قوت مگر اللہ کی پس ملائکہ نے کہا **لا حول و لا قوۃ الا باللہ** جب انہوں نے مشاہدہ کیا کہ اللہ نے ہمیں کیا نعمتیں عطا کی ہیں اور ہماری اطاعت (تمام مخلوق پر) واجب کی ہے تو ہم نے کہا **الحمدللہ** تاکہ ملائکہ سمجھ لیں کہ اللہ کا حق ہے ہم پر کہ اس کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کیا جائے پس ملائکہ نے بھی کہا **الحمدللہ** غرض کہ فرشتوں نے ہماری برکت سے ہدایت پائی اور خدا کی توحید و تسبیح و تہلیل و تمجید کو سمجھا پھر خدا نے آدمؑ کو خلق کیا اور ہمارے نور کو ان کے صلب میں سپرد کیا اور فرشتوں کو ہماری تعظیم و تکریم کے لئے سجدہ کا حکم دیا۔ ان کا سجدہ خدا کی بندگی اور حضرت آدم علیہ السلام کے احترام و اکرام اور اس کی اطاعت کے سبب تھا۔ اس لئے کہ ہم ان کے صلب میں تھے پھر ہم فرشتوں سے افضل کیوں نہ ہوں۔ کہ ان سب نے حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے سجدہ کیا تھا۔

اور جب مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اذان و اقامت دو دو بار کہی اور مجھ سے کہا کہ اے محمدؐ آگے بڑھ کر امامت کریں۔ میں نے کہا: اے جبرئیلؑ کیا میں تم پر سبقت کروں؟ وہ بولے: ہاں۔ اس لئے کہ خدا نے پیغمبروں کو تمام فرشتوں پر فضیلت دی ہے اور آپؐ کو فضیلت خاص بخشی ہے۔ غرض میں آگے کھڑا ہوا اور ان کے ساتھ نماز ادا کی۔ لیکن یہ بات فخر کے سبب سے نہیں کہتا ہوں۔ پھر وہاں سے حجاب نور تک پہنچا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا: یا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اب آپ آگے جایئے اور وہ خود وہیں ٹھہر گئے۔ میں نے کہا: ایسے مقام پر مجھ سے الگ ہوتے ہو۔ وہ بولے: یا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ وہ مقام ہے جہاں خدا نے میرے لئے حد مقرر کی ہے اگر یہاں سے ذرا بھی آگے بڑھوں تو میرے بال و پر جل جائیں گے۔ غرض میں دریائے نور میں ڈال دیا گیا اور

یں انوار الہیٰ کے سمندروں میں تیرنے لگا۔ یہاں تک کہ ملکوت میں اس مقام پر پہنچا جہاں تک خدا چاہتا تھا۔ پھر مجھے
ندا آئی: اے محمدؐ! میں نے عرض کیا لبیک میرے رب تو سعادت دینے والا، برکت دینے والا اور بڑائی دینے والا ہے آواز
ئی: اے محمدؐ تم میرے بندے ہو۔ اور میں تمہارا پروردگار ہوں۔ میری عبادت کرو اور مجھ پر بھروسہ کرو۔ بے شک تم
میرے بندوں میں میرے نور ہو۔ میری مخلوق میں میرے رسول ہو۔ میرے بندوں پر میری حجت ہو۔ ہر اس شخص کے
لئے میں نے بہشت خلق کی ہے جو تمہاری فرمانبرداری کرے اور جو تمہاری مخالفت کرے گا اس کے لئے دوزخ کی آگ
تیار کی ہے۔ اور تمہارے اوصیاء کے لئے اپنی بخشش و کرامت واجب قرار دی ہے۔ اور ان کے شیعوں کے لئے ثواب
واجب قرار دیا ہے۔ میں نے عرض کیا: پالنے والے میرے اوصیاء کی مجھے پہچان کرا دے۔ فرمایا کہ تمہارے اوصیاء وہ
لوگ ہیں جن کے نام میرے ساق عرش پر لکھے ہوئے ہیں۔ پس میں نے نظر کی اور اپنے رب کے سامنے تھا تو ساق عرش
پر بارہ نور دیکھے۔ ہر نور میں ایک سبز سطر دیکھی۔ جس میں میرے ہر ایک وصی کا نام لکھا تھا۔ ان میں سب سے پہلے
علیؑ ابن ابی طالبؑ اور سب سے آخر میں مہدیؑ تھے۔ میں نے پوچھا: پالنے والے کیا یہی میرے بعد میرے وصی ہوں گے
؟ ارشاد ہوا: ہاں اے محمدؐ تمہارے بعد میرے بندوں پر یہ لوگ میرے دوست، اوصیاء، برگزیدہ اور میری حجت ہیں۔
اور یہی لوگ تمہارے وصی اور خلیفہ ہیں اور تمہارے بعد بہترین خلق ہیں۔ مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم ہے کہ اپنے
دین کو ان کے ذریعہ سے ظاہر کروں گا اور اپنی باتیں ان کے ذریعہ سے بلند کروں گا اور ان کے آخر کے ذریعہ زمین کو
اپنے دشمنوں سے پاک کروں گا۔ اور تمام روئے زمین کو اس کے قبضے اور تصرف میں دے دوں گا۔ ہوا کو اس کے لئے
مسخر قرار دوں گا اور سخت بادل کو اس کی دلیل بناؤں گا تاکہ وہ اس پر سوار ہو کر آسمان و زمین میں جہاں چاہے آئے
جائے اور اپنے لشکروں سے اس کی مدد کروں گا۔ اور اپنے فرشتوں سے اس کو تقویت پہنچاؤں گا۔ یہاں تک کہ میری
دعوت بلند ہو اور تمام خلق میری توحید پر جمع ہو۔ غرض اس کی بادشاہی دائم اور جاری رہے گی اور اپنے دوستوں میں
سے ایک کے بعد دوسرے کو قیامت تک اپنے دین کا پیشوا بناؤں گا۔ **والحمدللہ رب العالمین
والصلاۃ علی نبینا محمد وآلہ الطیبین الطاہرین وسلم تسلیما۔**

## باب (۲۴) امام قائم علیہ السلام کی امامت پر رسول اللہؐ کے نصوص

۱۔ بیان کیا مجھ سے محمد بن علی ماجیلویہؒ نے ان سے ان کے چچا محمد بن ابی قاسم نے ان سے محمد بن علی صیرفی
کوفی نے ان سے محمد بن سنان نے ان سے مفضل بن عمر نے ان سے جابر بن یزید جعفی نے ان سے سعید بن مسیب
نے ان سے عبدالرحمن بن سمرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجادلوں پر ستر (۷۰) انبیاء
نے لعنت کی ہے۔ اور جس نے اللہ کی آیات کا انکار کیا اس نے کفر کیا۔ ارشاد رب العزت ہے **مایجادل فی**

ملائکہ کی نصرت کے ذریعہ تائید حاصل ہوگی۔ وہ زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔

۳۔ بیان کیا مجھ سے محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے ان سے محمد بن ابی عبداللہ کوفی نے ان سے موسیٰ بن عمران نخعی نے ان سے ان کے چچا حسین بن یزید نے ان سے حسین بن علی بن ابو حمزہ نے ان سے ان کے والد نے ان سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ان سے ان کے والد نے ان سے ان کے آباء کرام علیہم السلام نے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حضرت جبرئیلؑ نے بتایا کہ رب العزت نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو علم ہے کہ میرے علاوہ کوئی خدا نہیں اور محمدؐ میرے بندے اور رسول ہیں اور علیؑ میرے خلیفہ ہیں۔ اور ان کی اولاد سے جو ائمہ ہیں وہ میری حجت ہیں تو اس شخص کو میں اپنی رحمت سے جنت میں داخل کروں گا۔ اور اپنے عفو سے اس کو دوزخ سے نجات دوں گا۔ اپنے سے نزدیک ہونے کی اسے اجازت دوں گا۔ اس کے لئے کرامت کو واجب اور اس پر اپنی نعمت تمام کروں گا۔ اس کو اپنے خواص اور خالص بندوں میں قرار دوں گا۔ اگر وہ مجھے پکارے گا تو جواب دوں گا اگر وہ مجھ سے دعا کرے گا تو اس کی دعا مستجاب کروں گا۔ اگر مجھ سے مانگے گا تو عطا کروں گا۔ اگر خاموش رہے گا تو (عطائے رحمت میں) خود ابتداء کروں گا۔ اگر مایوس ہوگا تو اس پر رحم کروں گا۔ اگر مجھ سے بھاگے گا تو بلاؤں گا۔ اگر میرے پاس لوٹ کر آئے گا تو اس کی توبہ قبول کروں گا۔ اگر میرے در پر دستک دے گا تو دروازہ کھول دوں گا اور جو شخص اس بات کی گواہی نہ دے کہ میرے علاوہ کوئی خدا نہیں یا یہ گواہی تو دے مگر اس کی گواہی نہ دے کہ محمدؐ میرے بندے اور رسول ہیں یا یہ گواہی تو دے مگر اس کی گواہی نہ دے کہ علی ابن ابی طالب میرے خلیفہ ہیں یا یہ گواہی تو دے مگر اس کی گواہی نہ دے کہ اس کی اولاد میں ائمہ میری حجت ہیں تو اس نے میری نعمت کا انکار کیا اور میری عظمت کو کم تر جانا اور آیات و کتب کا انکار کیا۔ پس اگر وہ میرا قصد کرے گا تو میں حجاب ڈال دوں گا۔ اگر سوال کرے گا تو اس کو محروم رکھوں گا۔ اگر مجھے ندا دے گا تو اس کی آواز نہ سنوں گا۔ اگر دعا کرے گا تو اس کی دعا مستجاب نہیں کروں گا۔ اور اگر مجھ سے امید رکھے گا تو اس کی امید کو قطع کروں گا۔ یہ ہی میری طرف سے اس کے لئے جزاء ہے۔ اور میں بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

پس جابر بن عبداللہ انصاری کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی اولاد میں ائمہ کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا حسن و حسین (علیہما السلام) جو جوانان جنت کے سردار ہیں۔ پھر اپنے زمانے کے عابدوں کے سردار علی بن حسین (علیہ السلام) پھر محمد بن علی باقر (علیہ السلام) اور اے جابر تم ان سے ملاقات کرو گے۔ اور جب ان سے ملنا تو میرا سلام کہنا۔ پھر جعفر بن محمد صادق (علیہ السلام)۔ پھر موسیٰ بن جعفر کاظم (علیہ السلام) پھر علی بن موسیٰ رضا (علیہ السلام) پھر محمد بن علی تقی (علیہ السلام) پھر علی بن محمد تقی (علیہ السلام) پھر

حسن بن علی زکی (علیہ السلام) پھر ان کا فرزند قائم بالحق (علیہ السلام) میری امت کا مہدی ہوگا جو زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔ اے جابر یہ میرے خلیفہ، میرے وصی، اور میری اولاد اور عترت ہیں۔ پس جس نے ان کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور جس نے ان میں کسی ایک کا انکار کیا اس نے میرا انکار کیا۔ ان کے واسطے سے اللہ نے آسمان کو زمین پر گرنے سے روکا ہوا ہے۔ مگر یہ کہ جب اس کا اذن ہو۔ اور ان ہی کے نور کے باعث اللہ نے زمین کو محفوظ کیا کہ وہ اپنے ساکنین کے ساتھ دھنس نہ جائے۔

۴۔ بیان کیا مجھ سے علی بن احمدؒ نے ان سے محمد بن ابو عبداللہ کوفی نے ان سے موسیٰ بن عمران نے ان سے حسین بن یزید نے ان سے ان کے چچا حسن بن علی بن ابو حمزہ نے ان سے ان کے والد نے ان سے یحییٰ بن ابوالقاسم نے ان سے حضرت امام جعفر صادق نے ان سے ان کے والد نے ان سے ان کے جد امجد علیہم السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد بارہ ائمہ ہوں گے جن میں کا پہلا فرد علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں اور آخری قائمؑ ہیں۔ یہ ہی میرے خلفاء، میرے اوصیاء، میرے اولیاء، اور میرے بعد میری امت پر اللہ کی حجت ہیں۔ ان کا اقرار کرنے والا مومن اور ان کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

۵۔ بیان کیا مجھ سے علی بن احمد بن عبداللہ بن احمد بن ابو عبداللہ برقی نے ان سے ان کے والد نے ان سے ان کے جد احمد بن ابو عبداللہ نے ان سے ان کے والد محمد بن خالد نے ان سے محمد بن داؤد نے ان سے محمد بن جارود عبدی نے ان سے اصبغ بن نباتہ نے کہ ایک دن امیرالمومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام گھر سے برآمد ہوئے آپؑ کے ہاتھ میں آپؑ کے صاحبزادے حضرت امام حسن علیہ السلام کا ہاتھ تھا۔ آپؑ نے فرمایا کہ ایک دن اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برآمد ہوئے تھے اور ان کے ہاتھ میں میرا ہاتھ تھا اور انہوں نے فرمایا تھا کہ میرے بعد خیرالخلق اور سید و سردار میرا یہ بھائی ہے۔ یہ میری وفات کے بعد تمام مسلمانوں کا امام اور ہر مومن کا مولا ہے۔ آگاہ ہو کہ میں (علیؑ) یہ کہتا ہوں کہ میرے بعد خیرالخلق اور سید وسردار میرا یہ بیٹا ہے۔ یہ ہر مومن کا امام اور مولا ہے میری وفات کے بعد۔ آگاہ ہو جاؤ اس پر اسی طرح ظلم کیا جائے گا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد مجھ پر ظلم ہوا۔ حسنؑ کے بعد خیر الخلق اور سید و سردار اس کا بھائی حسین مظلوم ہے۔ جو اپنے بھائی کے بعد کربلا کی زمین پر شہید کیا جائے گا۔ وہ اور اس کے اصحاب قیامت کے روز گروہ شہداء کے سردار ہوں گے حسین کے بعد ان کے صلب سے زمین پر تو اللہ کے خلیفہ اور اس کے بندوں پر حجت ہوں گے۔ یہ اللہ کی وحی کے امین۔ مسلمانوں کے امام۔ مومنین کے قائد اور متقین کے سردار ہوں گے۔ ان میں کا نواں قائم ہوگا جس کے ذریعے اللہ عزوجل زمین کو تاریکی کے بعد نور سے بھر دے گا۔ ظلم وجور سے بھری ہوئی دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔ جہل سے پر دنیا کو علم سے منور کردے گا۔

نصرت و حمایت کے لئے کافی ہے ۔ یہ میری امت کے ائمہ ہیں ۔ اور ان کے حق سے انکار کرنے والوں سے انتقام لینے والے ہیں اور عنقریب ظالم جان لیں گے کہ کس کروٹ وہ پلٹتے ہیں ۔

۷ ۔ بیان کیا مجھ سے احمد بن زیاد بن جعفر نے ان سے علی بن ابراہیم بن ہاشم نے ان سے ان کے والد نے ان سے علی بن معبد نے ان سے حسین بن خالد نے ان سے ابوالحسن علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام نے ان سے ان کے والد بزرگوار نے ان سے ان کے آباء کرام علیہم السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں مخلوق خدا کا سردار ہوں میں جبرئیل و میکائیل و اسرافیل اور عرش کو اٹھانے ہوئے فرشتوں اور تمام ملائکہ مقربین اور انبیاء مرسلین (علیہم السلام) سے بہتر ہوں ۔ میں صاحب شفاعت اور صاحب کوثر ہوں ۔ میں اور علیؑ اس امت کے باپ ہیں ۔ جس نے ہمیں پہچانا اس نے اللہ کو پہچانا ۔ جس نے ہمارا انکار کیا اس نے اللہ کا انکار کیا اور علیؑ سے میری امت کے سبطین ہیں جو جوانان جنت کے سردار حسنؑ و حسینؑ ہیں ۔ اور حسینؑ کی اولاد میں نو ائمہ ہیں ۔ جن کی اطاعت میری اطاعت ہے جن کی مخالفت میری مخالفت ہے ۔ ان میں کا نواں امت کا قائم اور مہدی ہوگا ۔

۸ ۔ بیان کیا مجھ سے محمد بن ابراہیم بن اسحاقؒ نے ان سے احمد بن محمد ہمدانی نے ان سے محمد بن ہشام نے ان سے علی بن حسن سائح نے ان سے حضرت امام حسن بن علی عسکری (علیہ السلام) نے ان سے ان کے والد بزرگوار نے ان سے ان کے والد بزرگوار نے ان سے ان کے جد امجد (علیہ السلام) نے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ سے ارشاد فرمایا کہ اے علیؑ تجھ سے صرف وہ محبت کرے گا جس کی ولادت پاک ہوگی اور تجھ سے وہ بغض رکھے گا جس کی ولادت نجس ہوگی ۔ تجھ سے مومن دوستی رکھے گا اور کافر دشمنی ۔ پس عبداللہ بن مسعود نے پوچھا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہم آپؐ کی حیات میں خبیث ولادت اور کافر کی علامت تو جان گئے کہ وہ علی (علیہ السلام) سے بغض و عداوت رکھے گا ۔ مگر آپؐ کے بعد وہ کیا علامت ہے جس کے ذریعے ہم ایسے شخص کے بارے میں جان سکیں کہ وہ خبیث ولادت یا کافر ہے ۔ جو زبان سے اسلام کا اقرار کر رہا ہو اور دل میں نفاق لئے ہوئے ہو؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا اے ابن مسعود! علیؑ ابن ابی طالبؑ میرے بعد تمہارے امام اور تم پر میرے خلیفہ ہیں ۔ ان کے بعد میرا بیٹا حسنؑ تم پر امام و خلیفہ ہے ۔ اس کے بعد میرا بیٹا حسینؑ امام اور خلیفہ ہے ۔ پھر حسینؑ کی اولاد میں نو ائمہ ایک کے بعد ایک امام اور خلیفہ ہوں گے ۔ ان کا نواں میری امت کا قائم ہوگا جو زمین کو اس طرح عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی ۔ پس ان سے وہی محبت رکھے گا جس کی ولادت پاک ہوگی اور وہی بغض رکھے گا جس کی ولادت نجس ہوگی ۔ ان سے مومن تولا کرے گا اور کافر عداوت ۔ جو شخص ان میں سے کسی ایک امام کا بھی انکار کرے گویا اس نے میرا انکار کیا ۔ جس نے میرا انکار کیا اس نے اللہ کا انکار کیا اور جو بھی ان میں سے کسی ایک امام کی مخالفت کرے گا گویا اس نے میری مخالفت کی اور جس نے میری مخالفت کی اس نے اللہ کی مخالفت کی

کیونکہ ان کی اطاعت میری اطاعت اور میری اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔ ان کی معصیت میری معصیت اور میری معصیت اللہ کی معصیت ہے۔ اے ابن مسعود اگر ان کے فیصلے کے بعد تم نے اپنے نفس میں کوئی تنگی محسوس کی تو گویا تم نے کفر کیا۔ پس مجھے اپنے رب کی عزت کی قسم میں اپنی مرضی سے علیؑ اور ائمہ کے بارے میں یہ باتیں نہیں کہہ رہا ہوں۔ پھر آپؐ نے اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کیا اور فرمایا اے اللہ جو میرے خلفاء سے محبت کرے تو ان سے محبت کر۔ یہ میرے بعد میری امت کے امام ہیں۔ جو شخص ان سے عداوت رکھے تو ان سے عداوت رکھ جو شخص ان کی مدد کرے تو ان کی مدد کر۔ جو کوئی ان کو چھوڑ دے تو ان کو چھوڑ دے اور زمین کو کبھی اپنی حجت سے خالی نہ رکھ چاہے وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ تاکہ تیرا دین اور تیری حجت [ اور تیری زبان ] اور تیری دلیل باطل نہ ہو۔ پھر فرمایا اے ابن مسعود! میں نے تمہیں اس بات پر اکٹھا کردیا ہے کہ اگر ان ہستیوں کو چھوڑ دو گے تو ہلاک ہوجاؤ گے اور اگر ان سے تمسک رکھو گے تو نجات پاؤ گے اور سلام ان پر جو ہدایت کی پیروی کرتے ہیں۔

۹۔ بیان کیا مجھ سے میرے والدؒ نے ان سے سعد بن عبداللہ نے ان سے یعقوب بن یزید نے ان سے حماد بن عیسیٰ نے ان سے عبداللہ بن مسکان نے ان سے ابان بن تغلب نے ان سے سلیم بن قیس ہلالی نے ان سے جناب سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا تو دیکھا کہ حسین بن علی (علیہ السلام) آپؐ کی گود میں بیٹھے ہیں اور آپ ان کے بوسے لے رہے ہیں۔ اور فرما رہے ہیں کہ تم سید ابن سید۔ تم امام ابن امام [ امام کے بھائی ] ابو ائمہ۔ اور حجت خدا ابن حجت خدا ہو۔ اور تم باپ ہو ان نو حجتوں کے جو تمہارے صلب سے ہوں گے اور جن کا نواں قائم ہوگا۔

۱۰۔ بیان کیا مجھ سے محمد بن حسن بن احمد بن ولیدؒ نے ان سے محمد بن حسن صفار نے ان سے یعقوب بن یزید نے ان سے حماد بن عیسیٰ نے ان سے عمر بن اذینہ نے ان سے ابان بن ابی عیاش نے ان سے ابراہیم بن عمر یمانی نے ان سے سلیم بن قیس ہلالی نے کہ میں نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرض الموت کے وقت میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں مزاج پرسی کے لئے گیا۔ اتنے میں جناب فاطمہؑ داخل ہوئیں۔ اور حضورؐ کی کیفیت دیکھ کر رونے لگیں اور آنسو آپ کے رخسار مبارک پر جاری ہوگئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے فاطمہؑ کیوں روتی ہو؟ عرض کیا یا رسول اللہؐ آپؐ کے بعد اپنے اور اپنی اولاد کے ضائع (اور ہلاک) ہوجانے سے ڈرتی ہوں پس رسول اللہؐ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں اور آپؐ نے فرمایا۔ اے فاطمہؑ کیا تم کو علم ہے کہ اللہ نے ہم اہل بیت کے لئے دنیا کے مقابل میں آخرت کو اختیار کیا ہے۔ اور تمام مخلوقات کے لئے فنا کو حتمی قرار دیا ہے اور اللہ نے زمین پر نظر ڈالی پس اس نے اپنی خلق میں سے مجھے چنا اور نبوت سے سرفراز کیا پھر اللہ نے زمین پر دوسری بار نظر ڈالی اور تمہارے شوہر کو منتخب کیا اور مجھے وحی کی کہ میں تم کو اس کی زوجیت میں

اے ولی اللہ خروج کریں اور اللہ کے دشمنوں کو قتل کریں ۔ نیز اس کے لئے دو جھنڈے اور دو علامتیں ہوں گی اور اس کی ایک تلوار ہوگی جو نیام میں بند ہوگی وقتِ خروج وہ نیام سے باہر آکر پکارے گی: اے ولی اللہ خروج کریں ۔ اب آپ کے لئے دشمنِ خدا سے کنارہ کشی جائز نہیں پس دشمنان خدا کو قتل کریں جہاں بھی انہیں پائیں اور حدود اللہ کو نافذ کریں اور احکام الہیٰ کے مطابق حکم دیں۔ پس وہ خروج کریں گے اور حضرت جبرئیلؑ ان کے دائیں جانب اور حضرت میکائیلؑ ان کے بائیں جانب ہوں گے ۔ اور حضرت شعیب علیہ السلام اور صالح علیہ السلام آگے آگے ہوں گے ۔ پس جلد تم لوگ دیکھو گے جو میں نے تم سے ذکر کیا اور میں نے اپنے امور اللہ کے سپرد کئے ۔ اے ابی! طوبیٰ ہے اس کے لئے جو اس سے ملاقات کرے اور طوبیٰ ہے اس کے لئے جو اس سے محبت کرے اور طوبیٰ ہے اس کے لئے جس سے وہ گفتگو کرے ۔ جو رسول اللہ ، امام قائم اور دوسرے تمام ائمہ کا اقرار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ہلاکت سے نجات دے گا اور اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دے گا ۔ ان کی مثال زمین پر مشک کی طرح ہے جس کی خوشبو ہوا میں پھیل جائے اور کبھی متغیر نہ ہو اور آسمان میں ان کی مثال بدرِ منیر کی طرح ہے جس کا نور کبھی ختم نہیں ہوتا ۔ ابی نے پوچھا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ کے پاس ان ائمہ کے احوال کیسے پہنچے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا ۔ اللہ نے میرے پاس بارہ صحیفے بھیجے جن میں ان تمام ائمہ کے احوال درج ہیں ۔ **صلی اللہ علیہ و علیہم اجمعین ۔**

۲۔　مجھ سے محمد بن علی ماجیلویہؒ نے بیان کیا ان سے ان کے چچا محمد بن ابی قاسم نے ان سے احمد بن ابو عبداللہ برقی نے ان سے محمد بن علی قرشی نے ان سے محمد بن سنان نے ان سے مفضل بن عمر نے ان سے ابو حمزہ ثمالی نے ان سے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ان سے ان کے والد علیؑ بن حسینؑ نے ان سے حضرت امام حسین بن علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ میں اور میرے بھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے ۔ میں رسول اللہ کے ایک زانو پر بیٹھ گیا اور میرے بھائی دوسرے زانو پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے ہمارے بوسے لئے اور فرمایا ۔ میرے باپ تم پر نثار تم دونوں امام صالح ہو ۔ تم کو اللہ نے مجھ سے ، تمہارے باپ سے اور تمہاری ماں سے چن لیا ہے ۔ اور اے حسینؑ تمہارے صلب سے نو ائمہ کو چن لیا ہے جن میں نواں قائم ہوگا ۔ اور تم سب کی اللہ کے نزدیک بڑی منزلت و فضیلت ہے ۔

۳۔　بیان کیا مجھ سے محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے ان سے محمد بن یحییٰ عطار اور عبداللہ ابن جعفر حمیری نے ان سے محمد بن حسین بن ابی خطاب نے ان سے ابن محبوب نے ان سے ابی جارود نے ان سے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ان سے جابر ابن عبداللہ انصاری نے کہ میں ایک دفعہ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کی خدمت میں حاضر ہوا جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے سامنے اس وقت ایک لوح تھی جس میں آپؑ کی اولاد میں ہونے والے اوصیاء کے اسماء گرامی تھے اور ان کی تعداد بارہ تھی ۔ جن میں آخری قائم علیہ السلام تھا ۔ ان میں تین کے نام محمدؐ اور چار کے نام علیؑ

تھے۔ **صلوات اللہ علیہم اجمعین**

۱۴۔ بیان کیا مجھ سے حمزہ بن محمد بن احمد بن جعفر بن محمد بن زید بن علی بن حسین بن علی ابن ابی طالب علیہم السلام نے ان سے احمد بن محمد بن سعید نے ان سے قاسم بن محمد بن حماد نے ان سے غیاث بن ابراہیم نے ان سے حسین بن زید بن علی نے ان سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ان سے ان کے آباء کرام علیہم السلام نے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بشارت ہو بشارت ہو۔ اس طرح آپؐ نے تین مرتبہ فرمایا۔ میری امت کی مثال ابر رحمت کی طرح ہے۔ جس کا اول اور آخر خیر ہے۔ بے شک میری امت کی مثال ایسے باغ کی طرح ہے جس سے لوگوں کی ایک بڑی تعداد سال بھر کھاتی رہے پھر اگلے سال ایک اور بڑی جمعیت اسی طرح کھائے یقیناً آخر میں تعداد اتنی ہوگی جو سمندر سے زیادہ چوڑی اور اس کے عمق کی طرح طویل اور پھیلی ہوئی ہوگی۔ اور اس کے پھل لذیذ ہیں۔ یہ امت کیسے ہلاک ہو سکتی ہے۔ جس کا اول میں اور میرے بعد بارہ صاحبان عقل و سعادت ہیں۔ اور مسیح بن مریم اس کے آخر ہیں۔ لیکن اس امت کے وہ افراد ہلاک ہوں گے جو فتنہ اور فساد کو جنم دیں گے۔ ان کا تعلق نہ تو مجھ سے ہے نہ میرا تعلق ان سے ہے۔

۱۵۔ بیان کیا مجھ سے میرے والدؒ نے ان سے سعد بن عبداللہ نے ان سے احمد بن محمد بن عیسیٰ نے ان سے محمد بن ابی عمیر نے ان سے عمر بن اذینہ نے ان سے ابان بن ابی عیاش نے ان سے سلیم بن قیس ہلالی نے کہ میں نے سنا کہ عبداللہ بن جعفر طیار کہا کرتے تھے کہ ہم سب ایک محفل میں بیٹھے تھے جس میں معاویہ، حسن اور حسین علیہما السلام اور عبداللہ بن عباس و عمر بن ابو سلمہ اور اسامہ بن زید موجود تھے۔ وہاں احادیث بیان کی جا رہی تھیں۔ راوی نے معاویہ بن ابو سفیان سے کہا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں مومنین کے نفوس پر ان سے اولیٰ ہوں پھر علیؑ میرا بھائی مومنین پر اولیٰ بالنفس ہے اس کی شہادت کے بعد میرا بیٹا حسنؑ مومنین پر اولیٰ بالنفس ہے پھر میرا بیٹا حسینؑ مومنین پر اولیٰ بالنفس ہے اس کی شہادت کے بعد اس کا فرزند علی مومنین پر اولیٰ بالنفس ہے۔ اور اے علیؑ تم اس کو پاؤ گے۔ پھر اس کا فرزند محمدؑ بن علیؑ مومنین سے اولیٰ بالنفس ہے۔ اور اے حسینؑ تم اس کو پاؤ گے۔ پھر بارہ ائمہ کے اسماء گرامی بیان کئے جن میں نو (۹) امام حسینؑ کی اولاد سے ہوں گے۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ میرے اس بیان کی گواہی حضرت امام حسن، امام حسین (علیہما السلام)، عبداللہ بن عباس، عمر بن ابو سلمہ، اسامہ بن زید نے معاویہ کے سامنے دی۔ سلیم بن قیس کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث سلمانؓ، ابوذرؓ، مقدادؓ اور اسامہ بن زیدؓ سے سنی جن کا کہنا ہے کہ انہوں نے ایسا فرماتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا۔

۱۶۔ بیان کیا مجھ سے ابو علی احمد بن حسن بن علی بن عبدربہ نے ان سے ابو زید محمد بن یحییٰ بن خلف بن یزید مروزی نے شہر رے میں ماہ ربیع الاول ۳۰۲ ہجری میں ان سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے سن ۲۳۸ ہجری میں جو اسحاق بن

راہویہ کے نام سے مشہور ہیں۔ ان سے مکی بن یحییٰ نے ان سے ہشام بن خالد نے ان سے شعبی نے ان سے مسروق نے کہ ہم لوگ عبداللہ بن مسعود کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک نوجوان نے ابن مسعود سے سوال کیا کہ تمہارے نبی نے تم سے اپنے بعد کسی خلیفہ کے لیے عہد لیا تھا؟ ابن مسعود نے کہا کہ ابھی تم کم سن ہو اور ایک ایسا سوال پوچھا ہے جو اس سے پہلے کبھی کسی نے نہیں پوچھا۔ ہاں۔ ہمارے نبی نے ہم سے عہد لیا تھا کہ ان کے بعد نقباء بنی اسرائیل کی تعداد کے برابر بارہ خلیفہ ہوں گے۔

۱۷۔ بیان کیا مجھ سے احمد بن حسن قطان نے ان سے ابو عبداللہ احمد بن محمد بن ابراہیم بن ابوالرجال بغدادی نے ان سے محمد بن عبدوس حرانی نے ان سے عبدالغفار بن حکم نے ان سے منصور بن ابوالاسود نے ان سے مطرف نے ان سے شعبی نے ان سے ان کے چچا قیس بن عبید نے کہ ہم لوگ ایک حلقہ میں بیٹھے ہوئے تھے جہاں عبداللہ بن مسعود بھی موجود تھے۔ پس ایک اعرابی آیا اور بولا کہ کیا تم میں کوئی عبداللہ ہیں؟ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ میں عبداللہ ہوں۔ اس نے پوچھا کہ کیا تمہارے نبی نے تمہیں بتایا تھا کہ ان کے بعد کتنے خلفاء ہوں گے؟ عبداللہ بن مسعود نے جواب دیا: ہاں۔ بنو اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے برابر بارہ۔

۱۸۔ بیان کیا مجھ سے ابوالقاسم عتاب بن محمد حافظ نے ان سے یحیی بن محمد بن صاعد نے ان سے احمد بن عبدالرحمٰن بن فضل، محمد بن عبداللہ بن سوار ابن وراق نفیلی نے ان سب سے عبدالغفار بن حکم نے ان سے منصور بن ابوالاسود نے ان سے مطرف نے ان سے شعبی نے اور عتاب کہتے ہیں کہ ان سے یہ حدیث اسحاق بن محمد الانماطی نے ان سے یوسف بن موسیٰ نے ان سے جریر نے ان سے اشعث بن سوار نے ان سے شعبی نے ایک اور (سلسلہ سند کے مطابق) عتاب کہتے ہیں کہ ان سے حسین بن محمد حرانی نے ان سے ایوب بن محمد وزان نے ان سے سعید بن مسلمہ نے ان سے اشعث بن سوار نے ان سے شعبی نے اور ان سب سے شعبی کے چچا قیس بن عبید نے بیان کیا۔ ابوالقاسم عتاب کا کہنا ہے کہ یہ مطرف کی حدیث ہے کہ ہم سب مسجد میں بیٹھے تھے اور ہمارے ساتھ عبداللہ بن مسعود موجود تھے۔ اتنے میں ایک اعرابی آیا اور بولا کیا تم میں کوئی عبداللہ بن مسعود ہیں؟ ابن مسعود نے کہا ہاں۔ میں عبداللہ ابن مسعود ہوں۔ تجھے مجھ سے کیا کام ہے؟ اس نے کہا اے عبداللہ کیا تمہارے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے تم لوگوں کو خبر دی تھی کہ تم میں کتنے خلیفہ ہوں گے؟ عبداللہ بن مسعود نے جواب دیا: تو نے مجھ سے ایسی بات پوچھی ہے جو کسی نے اس سے پہلے نہیں پوچھی۔ ہاں نقباء بنو اسرائیل کے برابر بارہ خلیفہ ہوں گے۔ ابو عروبہ نے اپنی حدیث میں بیان کیا کہ ہاں نقباء بنی اسرائیل کی تعداد کے برابر۔ اور جریر نے اشعث سے اور ان سے ابن مسعود نے بیان کیا کہ حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ میرے بعد نقباء بنو اسرائیل کی تعداد کے برابر بارہ خلیفہ ہوں گے۔

۱۹۔ بیان کیا مجھ سے احمد بن حسن قطان نے ان سے ابوبکر احمد بن محمد بن عبدربہ نیشاپوری نے ان سے

ابوالقاسم ھارون بن اسحاق ہمدانی نے ان سے ان کے چچا ابراہیم بن محمد نے ان سے زیاد بن علاقہ اور عبدالملک بن عمیر نے ان سے جابر بن سمرہ نے کہ میں اپنے والد کے ساتھ خدمت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر تھا۔ میں نے سنا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد بارہ امیر ہوں گے پھر آپؑ کی آواز دھیمی ہو گئی۔ میں نے اپنے والد سے پوچھا: اس کے بعد حضور اکرمؐ نے کیا فرمایا تھا؟ میرے والد نے کہا کہ آپؐ نے فرمایا کہ وہ سب قریش سے ہوں گے۔

۲۰۔ بیان کیا مجھ سے احمد بن حسن قطان نے ان سے ابو علی محمد بن علی بن اسماعیل سکری مروزی نے ان سے سہل بن عمار نیشاپوری نے ان سے عمرو بن عبداللہ بن رزین نے ان سے سفیان نے ان سے سعید بن عمرو نے ان سے شعبی نے ان سے جابر بن سمرہ نے کہ میں اپنے والد کے ساتھ مسجد گیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ دے رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ میرے بعد بارہ امیر ہوں گے۔ اس کے بعد آپؐ کی آواز دھیمی ہو گئی اور میں سن نہ سکا۔ میں نے اپنے والد سے پوچھا: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا؟ میرے والد نے جواب دیا کہ آپؐ فرما رہے تھے کہ وہ سب قریش سے ہوں گے۔

۲۱۔ بیان کیا مجھ سے احمد بن اسحاق دینوری نے ان سے ابوبکر بن ابی داؤد نے ان سے اسحاق بن ابراہیم بن شاذان نے ان سے ولید بن ہشام نے ان سے محمد بن ذکوان نے ان سے ان کے والد نے ان سے ان کے والد نے ان سے ابن سیرین نے ان سے جابر ابن سمرہ نے بیان کیا ہے کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد بارہ امیر ہوں گے۔ اس کے بعد لوگوں کے شور کی وجہ سے میں سن نہ سکا۔ میں نے اپنے والد سے پوچھا جو میری نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیادہ نزدیک بیٹھے تھے کہ حضور اکرمؐ نے کیا فرمایا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ وہ سب قریش سے ہوں گے۔ اور بے مثل ہوں گے۔

یہ حدیث ایک اور طریقہ سے عبداللہ ابن مسعود سے اور دوسرے طریقہ سے جابر بن سمرہ سے "کتاب النص علی الائمہ الاثنی عشر علیہم السلام بالامامۃ" میں مروی ہے۔

۲۲۔ بیان کیا مجھ سے عبداللہ بن محمد صائغ نے ان سے ابو عبداللہ محمد بن سعید نے ان سے حسن بن علی بن زیاد نے ان سے اسماعیل الطیالی نے ان سے ابو اسامہ نے ان سے سفیان نے ان سے بردنے ان سے مکحول نے کہ کسی نے ان سے پوچھا: کیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہے کہ میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے۔ مکحول نے کہا: ہاں اور اس کے بعد کچھ اور بھی کہا۔

۲۳۔ بیان کیا مجھ سے عبداللہ بن محمد صائغ نے ان سے ابو الحسین احمد بن محمد بن یحییٰ قصرانی نے ان سے ابو علی

انبیاء و رسل ہوں اور میرا وصی علی ابن ابی طالب افضلِ اوصیاء ہے۔ سب نے کہا ہاں ایسا ہی ہے۔

آپ نے فرمایا میں اللہ کو تم پر گواہ بناتا ہوں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "**یایھا الذین آمنوا اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول و اولی الامر منکم** (سورۃ نساء آیت ۵۹) "اے ایمان لانے والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور صاحب امر کی جو تم میں ہو اور جب یہ آیت نازل ہوئی **انما ولیکم اللّٰہ ورسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ ویوتون الزکوٰۃ وھم راکعون** (سورۃ مائدہ آیت ۵۵) " تمہارا رفیق تو وہی اللہ ہے اور اس کا رسول اور جو ایمان والے ہیں جو کہ قائم ہیں نماز پر اور دیتے ہیں زکوٰۃ اور وہ عاجزی کرنے والے ہیں۔"

اور جب یہ آیت نازل ہوئی **ولم یتخذ وامن دون اللّٰہ و لا رسولہ و لا المومنین ولیجۃ** (سورۃ توبہ آیت ۱۶)" اور سوائے اللہ اور اس کے رسول کے اور مومنین کے کسی کو رازدار نہیں بنایا۔" تو لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا یہ آیت مخصوص ہے بعض مومنین کے لئے یا اس میں سب شامل ہیں؟ پس اللہ نے اپنے نبیؐ کو حکم دیا کہ لوگوں کے لئے امرِ ولایت کو اسی طرح مفصل بیان کریں جس طرح نماز زکواۃ، روزہ اور حج کے احکامات بیان کئے ہیں۔ پس رسول اللہؐ نے غدیر خم کے مقام پر لوگوں کے سامنے مجھے امر ولایت کے لئے مقرر کیا ۔ پھر آپؐ نے خطبہ میں فرمایا:اے لوگو۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک ایسے پیغام کو تم تک پہنچانے کا حکم دیا ہے جس کا پہنچانا میرے لئے دشوار گزار ہے کیونکہ مجھے گمان ہے کہ (اس پیغام کو سن کر) لوگ مجھے جھٹلائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس پیغام کو پہنچاؤں یا پھر اللہ کے غضب کے لئے تیار ہو جاؤں۔ پس آپؐ نے صلاۃ جامعہ کا حکم دیا پھر ایک خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو کیا تمہیں علم ہے کہ اللہ تعالیٰ میرا مولا ہے اور میں مومنین کا مولا اور ان کے نفسوں پر حاکم ہوں۔ سب نے کہا بے شک یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپؐ نے ارشاد فرمایا: اے علیؑ کھڑے ہو۔ پس میں کھڑا ہوا پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا:جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے۔ اے اللہ جو اس سے محبت کرے تو اس سے محبت کر اور جو اس سے دشمنی رکھے تو اس سے دشمنی رکھ۔ پھر سلمان فارسی کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان کی ولایت کس طرح ہے؟ آپؐ نے فرمایا:ان کی ولایت اسی طرح ہے جس طرح میری ولایت ہے کہ میں جس کے نفس پر حاکم ہوں علیؑ بھی اس کے نفس پر حاکم ہیں۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی **الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا** (سورۃ مائدہ آیت ۳) "آج میں پورا کر چکا تمہارے لئے تمہارا دین اور پورا کیا تم پر میں نے اپنا احسان اور پسند کیا میں نے تمہارے واسطے اسلام کو دین۔"

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تکبیر کہی اور فرمایا کہ علیؑ کی ولایت کے ذریعہ نعمت تمام ہوئی اور

میری نبوت اور اللہ کا دین مکمل ہوا۔ پھر حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ نے کھڑے ہو کر کہا: یارسول اللہؐ یہ آیت کیا علیؑ سے مخصوص ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ یہ آیت علیؑ اور قیامت تک میرے آنے والے اوصیاء کے لئے ہے۔ ان دونوں نے کہا یا رسول اللہؐ ہمارے لئے تفصیل بیان کیجئے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: علیؑ میرا بھائی، میرا وزیر، میرا وارث، میرا وصی، میری امت میں میرا خلیفہ اور میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے۔ پھر میرا فرزند حسنؑ ہے۔ پھر میرا فرزند حسینؑ۔ پھر حسینؑ کی اولاد میں سے نو ائمہ ہیں قرآن ان کے ساتھ ہیں اور یہ قرآن کے ساتھ ہیں اور یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ مجھ سے حوض کوثر پر ملیں گے۔ پس سب نے کہا خدا کی قسم ہم نے یہ سب رسولؐ سے سنا اور جیسا آپؐ نے فرمایا ہم اس کی گواہی دیتے ہیں۔ بعض اصحاب نے کہا آپؐ نے جو فرمایا اس میں سے بعض باتیں ہمیں یاد ہیں۔ مگر بعض یاد نہیں جس کی گواہی ہمارے اخیار اور افاضل دے رہے ہیں۔ حضرت علیؑ نے فرمایا تم نے سچ کہا۔ ہر شخص کا حافظہ ایک جیسا نہیں ہوتا۔ پس میں تم پر خدا کو گواہ بناتا ہوں کہ تم میں سے جس کو رسول اللہ کی (یہ حدیث) یاد ہو وہ کھڑا ہو اور بیان کرے پس زید بن ارقم، براء بن عازب، سلمان، ابوذر، مقداد اور عمار بن یاسر کھڑے ہوئے اور بولے کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ قول یاد ہے جبکہ وہ منبر پر تھے اور آپؐ ان کے پہلو میں تھے اور وہ فرما رہے تھے کہ اے لوگو! اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے لئے ایک امام اپنے بعد کے لئے ایک قائم، اپنا خلیفہ اور وصی اس شخص کو مقرر کروں جس کی اطاعت اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرض کی ہے اور جس کی اطاعت میری اطاعت ہے۔ پس تم کو میری اور اس کی ولایت کا حکم دیا گیا ہے۔ میں نے اپنے رب سے منافقوں کے طعنہ اور تکذیب کا عذر پیش کیا تو اللہ نے مجھ سے کہا کہ یا تو میں اس پیغام کو پہنچاؤں یا پھر عذاب کے لئے تیار ہو جاؤں۔ اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں تمہیں نماز کا حکم دیا۔ پس میں نے تمہارے لئے نماز کے طریقہ اور احکام بیان کئے اس نے تمہیں زکوٰۃ کا، صوم کا، حج کا حکم دیا اور میں نے تمہارے لئے انہیں واضح کیا اور ان کی تفسیر بیان کی۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ولایت کا حکم دیا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ ولایت کا حکم اس شخص کے لئے مخصوص ہے اور یہ کہہ کر آپؐ نے اپنا ہاتھ علیؑ کے کاندھے پر رکھا پھر اس کے بیٹوں کے لئے ہے پھر اس کی اولاد میں جو اوصیاء ہوں گے، ان کے لئے ہے۔ یہ قرآن سے جدا نہ ہوں گے اور نہ ہی قرآن ان سے جدا ہوگا یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر پہنچیں گے۔ اے لوگو! میں نے تمہارے لئے اپنے بعد تمہارا ملجا، امام، تمہاری دلیل اور تمہارا ہادی بیان کر دیا۔ اور وہ میرا بھائی علیؑ ہے۔ تمہارے درمیان اس کی منزلت میری جیسی ہے۔ پس اس کی پیروی کرو اور اپنے تمام امور میں اس کی اطاعت کرو کیونکہ وہ تمام علم و حکمت جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کیا وہ اس کے پاس ہے۔ (تم لوگ اس سے) سوال کرو اور اس سے اور اس کے بعد اس کے اوصیاء سے تعلیم حاصل کرو۔ ان کو نہ پڑھاؤ نہ ان پر تقدم کرو نہ ان سے پیچھے رہو۔ یہ حق کے ساتھ ہیں اور حق ان کے ساتھ ہے۔ نہ وہ حق سے جدا ہوتے ہیں نہ حق ان سے جدا ہوتا ہے

سمکم المسلمین من قبل و فی ھذا لیکون الرسول شہیداً علیکم و تکونوا شھدآ علی الناس فاقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ واعتصموا باللّٰہ ھو مولکم فنعم المولی و نعم النصیر . (سورۃ حج آیت ۷۷ - ۷۸) "اے ایمان والو! رکوع کرو اور سجدہ کرو اور بندگی کرو اپنے رب کی اور بھلائی کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ اور خدا کی راہ میں ایسا جہاد کرو جو حق جہاد کرنے کا ہے اس نے تم کو چن لیا ہے اور تم پر دین کے بارے میں کوئی سختی روا نہیں رکھی۔ یہ تمہارے باپ ابراہیمؑ ہی کی ملت ہے اور اس (خدا) نے پہلے ہی تمہارا نام مسلم رکھا ہے اور اس (قرآن) میں بھی وہی نام رکھا تاکہ رسول تمہارے اعمال و افعال پر گواہی دیں اور تم لوگوں کے اعمال و افعال پر گواہی دو۔ پس تم نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ پر پورا بھروسہ رکھو وہی تمہارا کارساز ہے پس وہ سب سے بہتر کارساز اور سب سے بہتر مددگار ہے"۔

پس سلمان فارسیؓ کھڑے ہوئے (اور پوچھا) یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وہ کون افراد ہیں جن پر آپؐ کو گواہ مقرر کیا اور ان کو تمام انسانوں پر گواہ مقرر کیا ہے۔ اللہ نے کن کو چن لیا اور کن پر دین کے بارے میں کوئی سختی نہیں رکھی۔ تمہارے باپ ابراہیمؑ کی ملت کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: یہ آیت تیرہ افراد کے لئے مخصوص ہے۔ سلمان فارسیؓ نے پوچھا: حضورؐ تفصیل ارشاد فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا: میں اور میرا بھائی علیؑ اور اس کی اولاد سے گیارہ افراد۔ سب نے کہا خدا کی قسم ہمیں اس کا علم ہے۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: میں تم پر اللہ کو گواہ بناتا ہوں کیا تم کو علم ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے آخری خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! میں تم میں دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جارہا ہوں۔ ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری عترت میرے اہل بیت۔ اگر تم ان دونوں سے تمسک رکھو گے تو کبھی گمراہ نہ ہوگے اس لطیف و خبیر نے مجھے خبر دی ہے اور وعدہ کیا ہے کہ یہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر پہنچیں گے۔ اس وقت حضرت عمر بن خطابؓ کھڑے ہوئے اور وہ اس وقت غصہ میں تھے کہنے لگے: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا آپؐ کی مراد سارے اہل بیت سے ہے؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں۔ بلکہ ان میں سے جو میرے اوصیاء ہیں۔ جن میں کا اول میرا بھائی، میرا وزیر، میرا وارث، امت میں میرا خلیفہ، میرے بعد ہر مومن کا مولا ہے۔ پھر میرا فرزند حسنؑ پھر میرا فرزند حسینؑ پھر حسینؑ کی اولاد میں سے ایک کے بعد ایک تو ائمہ ہیں یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر پہنچیں۔ یہ لوگ زمین پر گواہ اور مخلوق پر اللہ کی حجت ہیں۔ اس کی علم و حکمت کے خزانے ہیں۔ جس نے ان کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ جس نے ان کی معصیت کی اس نے اللہ کی معصیت کی۔ پس تمام اصحاب بولے: ہم گواہی دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا تھا۔ پھر حضرت علیؑ کے بارے میں ان سے تمام سوالات کئے گئے اور کسی ایک شے کو بھی نہ چھوڑا جس پر اللہ کو گواہ نہ بنایا گیا ہو۔ یہاں تک کہ ان کے تمام

مناقب تک پہنچے جو کچھ رسول اللہؐ نے ان کے بارے میں فرمایا تھا اور ہر چیز کی سب نے تصدیق کی اور گواہی دی کہ حق ہے۔

۲۶۔ بیان کیا مجھ سے محمد بن عمر حافظ نے ان سے ابوبکر محمد بن علی مقری نے جن کا لقب قطاۃ ہے ان سے احمد بن محمد بن یحییٰ سوسی نے ان سے عبدالعزیز بن ابان نے ان سے سفیان ثوری نے ان سے جابر نے ان سے شعبی نے ان سے مسروق نے کہ میں نے عبداللہ ابن مسعود سے پوچھا کہ کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم سے یہ بیان کیا تھا کہ ان کے بعد کتنے خلیفہ ہوں گے؟ ابن مسعود نے جواب دیا کہ ہاں۔ آپؐ نے فرمایا کہ بارہ خلیفہ ہوں گے جو سب کے سب قریش سے ہوں گے۔

۲۷۔ بیان کیا مجھ سے جعفر بن مسرور نے ان سے حسین بن محمد بن عامر نے ان سے معلّی بن محمد بصری نے ان سے جعفر بن سلیمان نے ان سے عبداللہ حکم نے ان سے ان کے والد نے ان سے سعید بن جبیر نے ان سے عبداللہ ابن عباس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد میرے خلیفہ میرے اوصیاء اور مخلوق پر اللہ کی حجت بارہ ہیں۔ ان میں پہلا میرا بھائی اور آخری میرا فرزند ہے۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپؐ کا بھائی کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا: علیؑ ابن ابی طالب۔ پھر پوچھا آپؐ کا فرزند کون ہے؟ آپ نے فرمایا: مہدیؑ جو دنیا کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی مبعوث کیا۔ اگر دنیا کا ایک دن بھی رہ جائے تو اللہ اس دن کو اتنا طویل کردے گا کہ میرا فرزند مہدیؑ خروج کرے پھر روح اللہ حضرت عیسیٰؑ بن مریمؑ نازل ہوں گے اور اس کے پیچھے نماز ادا کریں گے۔ اس کے نور سے زمین منور ہوگی اور اس کی سلطنت مشرق سے مغرب تک پھیلی ہوگی۔

۲۸۔ بیان کیا مجھ سے علی بن عبداللہ وراق رازی نے ان سے سعد بن عبداللہ نے ان سے ہیثم بن ابی مسروق نہدی نے ان سے حسین بن علوان نے ان سے عمر بن خالد نے ان سے سعد بن طریف نے ان سے اصبغ بن نباتہ نے ان سے عبداللہ بن عباس نے کہ میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں اور علیؑ اور حسنؑ و حسینؑ اور حسینؑ کی اولاد سے نو ائمہ پاک وپاکیزہ اور معصومین ہیں۔

۲۹۔ بیان کیا مجھ سے احمد بن حسن قطان نے ان سے احمد بن یحییٰ بن زکریا قطان نے ان سے بکر بن عبداللہ بن حبیب نے ان سے فضل بن صقر عبدی نے ان سے ابو معاویہ نے ان سے اعمش نے ان سے عبایہ بن ربعی نے ان سے عبداللہ ابن عباس نے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: میں انبیاء کا سردار ہوں اور علیؑ اوصیاء کے سردار ہیں۔ میرے بعد میرے بارہ اوصیاء ہیں۔ جن میں اول علیؑ اور آخری قائمؑ ہیں۔

۳۰۔ بیان کیا مجھ سے محمد بن حسنؒ نے ان سے محمد بن یحییٰ عطار نے ان سے سہل بن زیاد اور احمد بن محمد بن

مناقب تک پہنچے جو کچھ رسول اللہ نے ان کے بارے میں فرمایا تھا اور ہر چیز کی سب نے تصدیق کی اور گواہی دی کہ حق ہے۔

۲۶۔　بیان کیا مجھ سے محمد بن عمر حافظ نے ان سے ابو بکر محمد بن علی مقری نے جن کا لقب قطاۃ ہے ان سے احمد بن محمد بن یحییٰ سوسی نے ان سے عبدالعزیز بن ابان نے ان سے سفیان ثوری نے ان سے جابر نے ان سے شعبی نے ان سے مسروق نے کہ میں نے عبداللہ ابن مسعود سے پوچھا کہ کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم سے یہ بیان کیا تھا کہ ان کے بعد کتنے خلیفہ ہوں گے؟ ابن مسعود نے جواب دیا کہ ہاں۔ آپؐ نے فرمایا کہ بارہ خلیفہ ہوں گے جو سب کے سب قریش سے ہوں گے۔

۲۷۔　بیان کیا مجھ سے جعفر بن مسرور نے ان سے حسین بن محمد بن عامر نے ان سے معلّٰی بن محمد بصری نے ان سے جعفر بن سلیمان نے ان سے عبداللہ حکم نے ان سے ان کے والد نے ان سے سعید بن جبیر نے ان سے عبداللہ ابن عباس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد میرے خلیفہ میرے اوصیاء اور مخلوق پر اللہ کی حجت بارہ ہیں۔ ان میں پہلا میرا بھائی اور آخری میرا فرزند ہے۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپؐ کا بھائی کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا: علیؑ ابن ابی طالب۔ پھر پوچھا آپؐ کا فرزند کون ہے؟ آپ نے فرمایا: مہدیؑ جو دنیا کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی مبعوث کیا۔ اگر دنیا کا ایک دن بھی رہ جائے تو اللہ اس دن کو اتنا طویل کردے گا کہ میرا فرزند مہدیؑ خروج کرے پھر روح اللہ حضرت عیسیٰؑ بن مریمؑ نازل ہوں گے اور اس کے پیچھے نماز ادا کریں گے۔ اس کے نور سے زمین منور ہوگی اور اس کی سلطنت مشرق سے مغرب تک پھیلی ہوگی۔

۲۸۔　بیان کیا مجھ سے علی بن عبداللہ وراق رازی نے ان سے سعد بن عبداللہ نے ان سے ہیثم بن ابی مسروق نہدی نے ان سے حسین بن علوان نے ان سے عمر بن خالد نے ان سے سعد بن طریف نے ان سے اصبغ بن نباتہ نے ان سے عبداللہ بن عباس نے کہ میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں اور علیؑ اور حسنؑ وحسینؑ اور حسینؑ کی اولاد سے نو ائمہ پاک وپاکیزہ اور معصومین ہیں۔

۲۹۔　بیان کیا مجھ سے احمد بن حسن قطان نے ان سے احمد بن یحییٰ بن زکریا قطان نے ان سے بکر بن عبداللہ بن حبیب نے ان سے فضل بن صقر عبدی نے ان سے ابو معاویہ نے ان سے اعمش نے ان سے عبایہ بن ربعی نے ان سے عبداللہ ابن عباس نے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: میں انبیاء کا سردار ہوں اور علیؑ اوصیاء کے سردار ہیں۔ میرے بعد میرے بارہ اوصیاء ہیں۔ جن میں اول علیؑ اور آخری قائمؑ ہیں۔

۳۰۔　بیان کیا مجھ سے محمد بن حسنؒ نے ان سے محمد بن یحییٰ عطار نے ان سے سہل بن زیاد اور احمد بن محمد بن

قصہ سنایا اور اس کا پیغام پہنچایا۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے امام حسین (علیہ السلام) کو جو ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے ہاتھوں پر اٹھایا اور آسمان کی طرف اشارہ کرکے کہا اے اللہ تجھے اس مولود کے حق کا واسطہ بلکہ اس حق کا واسطہ جو تیرا اس مولود پر اس کے جد محمدؐ اور ابراہیمؑ و اسماعیلؑ و اسحاقؑ و یعقوبؑ پر ہے اگر حسینؑ ابن علیؑ و فاطمہؑ کی کوئی منزلت تیری بارگاہ میں ہے تو دردائیل کو معاف فرما، اس کے پر اسے لوٹا اور اسے صف ملائکہ میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرمؐ کی دعا قبول کی اور اس ملک کی خطا کو معاف کیا (اس کے پر اسے لوٹا دیئے اور اسے صفوف ملائکہ میں جگہ دیدی) پس اس ملک کی جنت میں پہچان یہ ہے کہ کہا جاتا ہے کہ یہ حسینؑ بن علیؑ اور ابن فاطمہؑ بنت رسول اللہ کا غلام ہے۔

۳۷۔ بیان کیا مجھ سے مظفر بن جعفر بن مظفر علوی سمرقندیؒ نے ان سے جعفر بن محمد بن مسعود نے ان سے ان کے والد نے ان سے محمد بن نصیر نے ان سے حسن بن موسیٰ خشاب نے ان سے حکم بن بہلول انصاری نے ان سے اسماعیل بن ہمام نے ان سے عمران بن قرۃ نے ان سے ابو محمد مدنی نے ان سے ابن اذینہ نے ان سے ابان بن ابی عیاش نے ان سے سلیم بن قیس ہلالی نے کہ حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جب بھی کوئی آیت نازل ہوتی تو حضور اکرمؐ وہ آیت مجھے سناتے اور املاء کراتے اور مجھے اس آیت کی تاویل و تفسیر و ناسخ و منسوخ و محکم و متشابہ تعلیم کرتے اور رسول اللہؐ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے کہ وہ مجھے اس آیت کو سمجھنے اور یاد رکھنے کی توفیق عطا کرے۔ پس جس آیت کا مجھے علم نہ ہوتا یا میں بھول جاتا تو رسول اللہ وہ آیت مجھے لکھوا دیتے تھے۔ جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حلال و حرام اور امر و نہی وغیرہ کا علم دیا تھا اور جو کچھ ہو چکا اور ہوگا اس کی اطاعت یا معصیت میں وہ سب حضور اکرمؐ نے مجھے تعلیم فرما دیا اور ان میں سے ایک حرف بھی میں نہیں بھولا۔ اور حضور اکرمؐ نے اللہ سے دعا کی کہ میرے دل کو علم و فہم و حکمت و نور سے بھر دے کوئی چیز اس میں سے نہ بھولوں اور کوئی چیز مجھ سے نہ چھوٹے جس کو میں تحریر میں نہ لاؤں۔ پھر میں نے عرض کی: یا رسول اللہؐ کیا آپ کو خوف ہے کہ میں آپؐ کے بعد کچھ بھول نہ جاؤں۔ آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ مجھے تمہارے لئے نسیان اور جہل کا خوف نہیں ہے۔ مجھے رب نے خبر دی ہے کہ اس نے میری دعا تمہارے حق میں اور تمہارے ان شرکاء کے حق میں جو تمہارے بعد ہوں گے قبول کرلی ہے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہؐ میرے بعد میرے شرکاء کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: وہی ہیں جن کے لئے ارشاد ہوا۔ اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول و اولی الامر منکم (سورۃ نساء آیت ۵۹) "اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور صاحبان امر کی اطاعت کرو"۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہؐ یہ کون ہیں فرمایا یہ میرے اوصیاء ہیں جو مجھ سے حوض کوثر پر ملیں گے یہ سب ہدایت کرنے والے اور ہدایت یافتہ ہیں۔ ان کے دشمن ان کو ضرر نہ پہنچا سکیں گے۔ یہ قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن ان کے ساتھ ہے۔ اور دونوں میں جدائی نہ ہوگی۔ ان کے واسطے سے

میری امت کی نصرت کی گئی ۔ ان کے وسیلے سے پانی برستا ہے ۔ بلائیں دور ہوتی ہیں ۔ اور دعائیں مستجاب ہوتی ہیں ۔ میں نے عرض کی: حضور اکرمؐ ان کے اسماء گرامی بیان فرمائیں ۔ فرمایا: میرا یہ بیٹا اور اپنا ہاتھ حضرت حسنؑ کے سر پر رکھا ۔ پھر میرا یہ بیٹا اور اپنا ہاتھ حسینؑ کے سر پر رکھا پھر اس کا بیٹا جس کا نام علیؑ ہوگا ۔ اور جس کی ولادت تمہاری زندگی میں ہوگی پس اس کو میرا سلام کہنا ۔ اس طرح بارہ مکمل ہوں گے ۔ میں نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر نثار یا رسول اللہؐ مجھے ان سب کے نام فرداً فرداً بتایئے ۔ تو آپؐ نے سب کے نام بیان کئے ۔ انہی میں قسم بخدا اے برادران بنو ہلال ! میری امت کا مہدی بھی ہے جو زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی ۔ خدا کی قسم میں ان لوگوں کو پہچانتا ہوں جو رکن و مقام کے درمیان اس کی بیعت کریں گے میں ان کے آباء اور قبائل کے نام بھی جانتا ہوں ۔

## باب (۲۵) غیبت قائمؑ سے متعلق حضور اکرمؐ کے ارشادات

۔ بیان کیا مجھ سے جعفر بن محمد بن مسرورؒ نے ان سے حسین بن محمد بن عامر نے ان سے ان کے چچا عبداللہ بن عامر نے ان سے محمد بن ابی عمیر نے ان سے ابو جمیلہ مفضل بن صالح نے ان سے جابر بن یزید جعفی نے ان سے جابر بن عبداللہ انصاری نے کہ حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا مہدی (علیہ السلام) میری نسل سے ہوگا ۔ اس کا نام میرا نام اس کی کنیت میری کنیت ہے ۔ وہ خلق و خلق میں تمام لوگوں سے زیادہ مجھ سے مشابہ ہوگا اس کی غیبت واقع ہوگی اور حیرانی (اور سرگردانی) سے کثیر تعداد گمراہ ہوجائے گی ۔ شہاب ثاقب کے مانند ظاہر ہوگا اور زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی ۔

۔ بیان کیا مجھ سے محمد بن حسنؒ نے ان سے محمد بن حسن صفار نے ان سے احمد بن حسین بن سعید نے ان سے محمد بن جمہور نے ان سے فضالہ بن ایوب نے ان سے معاویہ بن وہب نے ان سے ابو حمزہ نے ان سے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: طوبیٰ اس کے لئے ہے جو قائم اہل بیتؑ کو پائے ۔ ان کی غیبت میں، ان کے قیام سے پہلے ان پر ایمان رکھے ان کے دوستوں سے محبت اور ان کے دشمنوں سے نفرت رکھے ۔ ایسا شخص قیامت کے دن میرا رفیق، صاحبِ مؤدت اور مکرم ہوگا ۔

۔ بیان کیا مجھ سے عبدالواحد بن محمدؒ نے ان سے ابو عمر بلخی نے ان سے محمد بن مسعود نے ان سے خلف بن حماد نے ان سے سہل بن زیاد نے ان سے اسماعیل بن مہران نے ان سے محمد بن اسلم جبلی نے ان سے خطاب بن مصعب نے ان سے سدیر نے ان سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ارشاد ہے کہ طوبیٰ ان کے لئے ہے جو میرے اہل بیت کے قائم کو پائیں گے ان کے قیام سے پہلے ان کی پیروی کریں